© rasailojaraid.com

روزہ کا اصل مقصود دل کی صفائی اور خدا کا ہو رہنا ہے۔ جو شخص اس حقیقت کو سمجھتا ہے اور اپنی اندر کی حالت پر نظر کرتا رہتا ہے' تو کبھی اس کی حالت یہ تقاضا کرتی ہے کہ وہ برابر روزہ رکھتا رہے۔ کبھی یہ کہ برابر بے روزہ رہے۔ کبھی یہ کہ روزہ بھی رکھے اور بے روزہ بھی رہے۔ جب آدمی اپنے دل پر نگاہ رکھے اور طریق آخرت پر چلنے کے لیے روزہ کی حد کو سمجھ لے' تو دل کی بہتری کے لیے دوا کی کوئی ترتیب ضروری نہ رہے گی۔ اسی معنی میں یہ حدیث ہے کہ کبھی رسول اللہؐ مسلسل اتنے روزے رکھتے کہ لوگ خیال کرتے کہ اب آپؐ روزہ نہ چھوڑیں گے' اور کبھی مسلسل بے روزہ رہتے کہ لوگ کہتے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے۔ کبھی رات کو اس قدر سوتے کہ لوگ سمجھتے کہ اب تہجد نہ پڑھیں گے' اور کبھی اتنا قیامِ لیل کرتے کہ کہا جاتا کہ اب آپ سوئیں گے نہیں۔

(احیاء العلوم' جلد اوّل - ترجمہ و ترتیب: خرم مراد)

بقیہ: رسائل و مسائل

کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا امکان ہے کہ نئے نئے بھرتی ہونے والوں پر اس ٹریننگ کا فوری اثر اضمحلال اور ضعف کی شکل میں ظاہر ہوتا ہو۔ لیکن دیکھنے کی چیز یہ فوری اثر نہیں بلکہ اس کا مستقل اثر ہے۔ اس کا مستقل اثر یقیناً' اس کو صحیح طور پر برتنے کی شکل میں' یہی ہونا چاہیے کہ انسان کی بلاوت کم ہو' اس کی روح قوی ہو' اس کا دل توانا ہو' اس کی قوتِ ارادی مضبوط ہو' اس کی قوتِ برداشت بڑھ جائے' وہ جہادِ زندگانی اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے پوری طرح تیار ہو جائے۔

(امین احسن اصلاحی' تدبر قرآن' جلد اوّل' ص ۴۶۰ - ۴۶۳)

تصحیح

فروری کی اشاعت میں رسائل و مسائل صفحہ نمبر ۴۳ پر "یعنی ۴۰ فیصد وہ آپ ادا کر دیجیے"۔ کی بجائے "یعنی اڑھائی فیصد (یا ۴۰ واں حصہ) وہ آپ ادا کر دیجیے" پڑھا جائے۔

© rasailojaraid.com